26069-دو بیویوں کی اعالت کی استطاعت نہ رکھنے کے باوجود دوسری شادی کرنا

سوال

میرے لیے ایک مسلمان شخص کا رشتہ آیا ہے جس کی عمر مجھ سے بیس برس زیادہ ہے ، اس کی پہلے بھی ایک بیوی ہے جوابھی تک اس کے پاس ہے ، اس شخص نے میری زندگی میں بہت زیادہ تعاون کیا اور مجھے اسلامی راستہ کی راہنمائی کی ہے ، میرے والدین بھی مسلمان ہیں لیکن انہوں نے مجھے نہ تو نماز ، روزہ اور نہ ہی زکاۃ کے بارہ میں کچھ بتایا اور نہ ہی اس کی تعلیم دی ۔

یہ شخص مجھ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اس میں دو بیویوں کی اعالت کرنے کی استطاعت نہیں ، میں نے اس مشکل کے بارہ میں کچھ لوگوں سے دریافت کیا تو کچھ نے شادی کرلینے کی رائے دی اور کچھ کہتے ہیں نہ کرو ، میں اس شخص کا بہت زیادہ احترام کرتی ہوں ، لیکن مجھے یہ یقین نہیں کہ آیا میں اس کے ساتھ زندگی گزار سکوں گی کہ نہیں ؟

اس کے بارہ میں آپ ہی کچھ نصیحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے
مرد پر دوسری شادی کرنے سے قبل جواشیاء لازم کی ہیں اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ
نان ونفقہ اور رہائش اور بیوں کے پاس رات بسر کرنے میں عدل وانصاف سے کام لے سکتا ہو ،
اگر اسے یہ علم ہو کہ وہ بیویوں کے مابین ان اشیاء میں عدل وانصاف نہیں کرسکتا یا
اس کا ظن غالب بھی یہی ہو کہ وہ انصاف نہیں کرسکے گا تو اس کے لیے دوسری شادی کرنا
حلال نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم
لڑکیوں سے نکاح کرکے ان میں عدل انصاف نہیں کرسکوگے تو اور عورتوں سے جو بھی تمہیں
اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو ، دودو ، تین تین ، چارچار سے لیکن اگر تمہیں عدل
وانصاف اور برابری نہ کرسکنے کا خدشہ ہو تو ایک ہی کافی ہے یا پھر تمہاری ملکیت کی
لونڈي ، یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ
جاؤ} النساء (3) ۔

مجاھد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تم جان بوجھ کر برا سلوک کرنے کی کوشش
نہ کرو بلکہ تقسیم اور نان ونفقہ میں برابری اور انصاف کا التزام کرو کیونکہ اس چیز
میں انسان استطاعت رکھتا ہے ۔ دیکھیں تفسیر القرطبی (407/5) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
تعالی کا کہنا ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی
کرتے ہوئے بیویوں کے مابین نان ونفقہ اور لباس میں برابری اور عدل سے کام لینا سنت
نبویہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بیویوں کے مابین نان ونفقہ
اور تقسیم میں عدل وانصاف کیا کرتے تھے ۔ ۔ ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (269/32) ۔

اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
ازاوج مطہرات کے مابین رات بسر کرنے نان ونفقہ اور رہائش وغیرہ میں عدل وانصاف اور
برابری کیا کرتے تھے ، اور اس ـ یعنی محبت اور جماع ـ میں برابری واجب نہیں ، کیونکہ
یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا مالک نہیں ۔ دیکھیں زاد لمعاد (151/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

جب خاوند اپنی بیویوں میں سے ہر ایک
کو نان ونفقہ اور لباس اور رہائش متوفر کردے تو اس کے بعد میلان قلب اور محبت یا پھر
تحفہ وغیرہ میں اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا دیکھیں فتح الباری (391/9) ۔

جو شخص بھی دوسری شادی کرنا چاہے اللہ
تعالی نے اس پر یہ کچھ ہی واجب کیا ہے ، اگر یہ شخص اس پر قادر ہے تو پھر اس سے
دوسری شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو ہماری یہ
نصیحت ہے کہ آپ اس سے شادی نہ کریں ، بلکہ اصل میں اس کے لیے دوسری شادی کرنی ہی
جائز نہیں ۔

آپ نے جو یہ کہا ہے کہ (وہ دونوں
بیویوں کی اعالت نہیں کرسکتا) اگر تو وہ شخص صاحب دین اور اچھے اخلاق کا مالک ہے
اور آپ تنگی اور فقر پر صبر و تحمل کرسکتی ہیں تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں،
کیونکہ شادی کرنے والے فقیر شخص سے اللہ تعالی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم
سے اسے غنی و مالدار کردے گا۔

فرمان باری تعالی ہے:

**{اگر تو وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالی
اپنے فضل سے انہیں غنی و مالدار کردے گا}** النور (32)۔

حتی کہ کچھ سلف حضرات تو اس آیت پر عمل
کرتے ہوئے صرف روزی کے حصول کے لیے شادی کیا کرتے ہیں، اور اگر آپ دیکھیں کہ فقر
اور تنگدستی پر آپ صبر و تحمل نہیں کرسکتیں تو اس سے شادی کرنے میں کوئی انکار
اور مضائقہ نہیں۔

جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی
عنہا کو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے شادی کا پیغام دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہتے ہوئے انہیں شادی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ:

(وہ تو تنگ دست ہے اور اس کے پاس مال
ہی نہیں) صحیح مسلم حدیث نمبر (1480)۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ دونوں کے
مابین کوئی ایسے تعلقات نہیں ہوں گے جو حرام اور غیر مشروع ہوں، چاہے وہ موجودہ
وقت یا پھر شادی سے انکار کے بعد ہی، اگر اس نے آپ کی اسلام تعلیمات کی طرف راہنمائی
کرکے آپ پر کوئی احسان اور نیکی کی ہے تو اس بنا پر اس سے خط و کتاب اور بات چیت
اور ملاقات وغیرہ جائز نہیں۔

واللہ اعلم.